بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

# الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| نمبر ۱۴۸ | ۷ وفا ۱۳۴۶ ہش ۲۸ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۷ جولائی ۱۹۶۷ء | جلد ۵۶/۲۱ |
| --- | --- | --- |

## اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۶ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—• مکرم ملک لئیق احمد صاحب طاہر اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے انگلستان جانے کے لئے کل مورخہ ۷ جولائی کو پونے چھ بجے صبح بذریعہ ریل گاڑی لاہور جا رہے ہیں وہاں سے آپ بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان کے لئے روانہ ہوں گے۔ احباب بخیریت پہنچنے کے لئے دعا کریں۔

### سفرِ یورپ پر روانگی سے قبل

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا احباب جماعت سے درد انگیز خطاب

## سفر کے للّٰہی مقاصد میں کامیابی کیلئے دعاؤں کی پُر زور تحریک

ربوہ ۶ جولائی (۹½ بجے صبح) جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یورپ کے سفر پر جانے کے لئے آج مورخہ ۶ جولائی کو بذریعہ خیبر ایکسپریس ربوہ سے کراچی تشریف لے جا رہے ہیں۔ سفر یورپ پر روانگی سے قبل کل مورخہ ۵ جولائی کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اہل ربوہ اور بیرونجات سے آئے ہوئے احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور ان سے خطاب فرما کر سفر کے للّٰہی مقاصد میں کامیابی کے لئے دعاؤں کی پُر زور تحریک فرمائی۔

کل اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں مسجد مبارک پہنچکر مغرب کی نماز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ادا کی۔ اس موقعہ پر بیرونجات کے احباب بھی بہت کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے نماز سے فارغ ہونے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے پہلے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلھا العالی کی اس دعائیہ نظم کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھکر سنائے جو حضرت سیدہ موصوفہ نے ۱۹۳۴ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بغرض تعلیم انگلستان روانگی کے موقعہ پر کہی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر یورپ کے سلسلہ میں اپنی ایک تازہ دعائیہ نظم پیش کی

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب سے خطاب فرماتے ہوئے سفر یورپ کے للّٰہی مقاصد بیان فرمائے اور احباب سے حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرنے کی پُر زور تحریک فرمائی۔ حضور کا یہ درد انگیز خطاب قریباً ۲۵ منٹ تک جاری رہا۔

حضور نے خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور اطاعت کی اہمیت نیز اس کی عظیم الشان برکات کا اختصار سے ذکر کرنے کے بعد اس امر پر روشنی ڈالی کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندہ کو منصب خلافت پر فائز کرتا ہے۔ ایک طرف اس کے دل میں اپنے متبعین کے لئے ہمدردی و غمخواری کا بے پناہ جذبہ پیدا کرتا ہے جس کے تحت وہ ہر دم ان کے لئے دردمندانہ دعاؤں میں لگا رہتا ہے۔ دوسری طرف بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کا شدید جذبہ اس کے دل کو ہمیشہ گداز رکھتا ہے۔ وہ بنی نوع انسان کی بے راہ روی اور غفلت کو دیکھ دیکھ کر اندر ہی اندر گھل رہا ہوتا ہے۔ کہ نوع انسان کا کیا بنے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمدردیٔ نوع انسان کے اس شدید جذبہ کے ماتحت ہی میں یورپ کا سفر اختیار کر رہا ہوں جو کل صبح سے شروع ہونے والا ہے۔ میرا یہ جذبہ مجھے مجبور کر رہا ہے کہ میں یورپ کے لوگوں تک وہ بات پہنچاؤں جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کو دی اور دنیا کا ایک بڑا حصہ ابھی تک اس سے غفلت اور لاپرواہی برت رہا ہے اور یکسر بے خبری کی حالت میں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس انتہائی اہم بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غلبۂ اسلام کی بشارتوں کے ساتھ ساتھ دنیا میں آئندہ رونما ہونے والے جن سیاسی انقلابات اور ان انقلابات کی وجہ سے پیدا ہونے والے غیر معمولی حالات کی خبر دی تھی ان سیاسی انقلابات کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھتے چلے آ رہے ہیں۔ اسی تعلق میں حضور علیہ السلام نے بعض عالمگیر تباہیوں کی بھی خبر دی تھی۔ ان میں سے ایک تباہی پہلی جنگ عظیم کی شکل میں ظاہر ہوئی اور دوسری تباہی دوسری جنگ عظیم کی شکل میں رونما ہوئی۔ ایک تیسری عالمگیر تباہی ابھی آنی مقدر ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ دنیا میں علاقے کے علاقے ایسے ہونگے جن سے زندگی یکسر ختم ہو جائے گی۔ صرف انسان ہی نہیں کوئی جاندار بھی ان میں باقی نہیں رہے گا۔ میرے دل میں درد ہے کہ دنیا کے لئے ایک ہولناک تباہی مقدر ہے اور دنیا کی قومیں اس سے بے خبر ہیں۔ میرا فرض ہے کہ میں انہیں بتاؤں کہ ان کے لئے ایک عظیم تباہی مقدر ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اس راستہ کو اختیار کریں جس پر چلکر وہ اس تباہی سے بچ سکتے ہیں اور وہ راستہ یہی ہے کہ وہ اسلام کی عافیت بخش آغوش میں آئیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوں اور پاک دل اور پاک ارادہ ہو کر آستانہ الوہیت پر گریں۔ اور خدا کی امان کے نیچے جمع ہوں۔ ضروری ہے کہ ان قوموں کو وقت سے پہلے خبردار کیا جائے۔ تا ان پر اتمام حجت ہو جائے یہی میرے اس سفر کا مقصد ہے۔ میں اس مقصد کی تکمیل کے لئے خود بھی دعا کر رہا ہوں۔ اور آپ میں سے ہر ایک سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی پورے درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان قوموں کو میری آواز پر کان دھرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو ٹھنڈا کرنے والے اعمال بجا لانے کی توفیق سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور اس کی عظمت و جلال کو ظاہر کرنے کے لئے یہ سفر اختیار کیا جا رہا ہے نیز اس لئے اختیار کیا جا رہا ہے کہ ان قوموں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شناخت اور محبت پیدا ہو اور وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۷ء

# ہمارے فرائض

جب الفضل کا یہ پرچہ احباب کے ہاتھ میں پہنچے گا۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مبارک سفر یورپ پر روانہ ہو چکے ہوں گے۔ حضور نے اپنے اس سفر کی غرض وغایت اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳/۶/۶۷ میں تفصیل کے ساتھ بیان فرما دی ہے۔ جس میں احباب سے درخواست کی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع و خضوع سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ وہ مقاصد جن کی تکمیل کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یہ سفر کر رہے ہیں پورے ہوں۔ اسلام کا قافلہ ایک قدم اور آگے بڑھے اور آخر ہم دنیا کو اسلام کی برکات سے مالا مال ہوتے دیکھیں۔ آمین۔

آج یورپ اور مغربی تہذیب کے گڑھوں میں باری تعالیٰ کی توحید اور ختمی مآب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا علم بلند کرنا اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے لئے مخصوص کیا ہے۔ اس لئے یہ جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اس کام کی تکمیل کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دے۔ امام الوقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا یہ سفر مبارک اس غرض کے حصول کے پیش نظر ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں بعض ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ جن کی طرف توجہ دینا اور جن کی سرانجام دہی مرکزی اور مفصلات کی جماعت ہائے احمدیہ کے لئے نہایت اہم امر ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے دعا کے لئے فرمایا ہے کہ

"پس میں چاہتا ہوں کہ تمام دوست اس سفر کے متعلق دعائیں کریں اور خدا تعالیٰ سے خیر کے طالب ہوں اگر یہ سفر مقدر ہو تو اسلام کی اشاعت اور غلبہ کے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا ہوں۔ خدا جانتا ہے کہ سیر و سیاحت کی کوئی خواہش دل میں نہیں نہ کوئی ذاتی غرض اس سے متعلق ہے دل میں صرف ایک ہی تڑپ ہے۔ اور وہ یہ کہ میرے رب کی عظمت اور جلال کو یہ قومیں پہچاننے لگیں جو سینکڑوں سال سے کفر اور شرک کے اندھیروں میں بھٹکتی پھر رہی ہیں اور انسانیت کے محسن اعظم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دلوں میں قائم ہو جائے تا کہ وہ ابدی زندگی اور ابدی حیات کے وارث ہونے والے گروہ میں شامل ہو جائیں۔ تا ان کی بدبختی دور ہو جائے۔ تا شیطان کی لعنت سے وہ چھٹکارا پالیں۔ تا شرک کی نحوست سے وہ آزاد ہو جائیں۔ تا بد رسوم کی قید سے وہ باہر نکل جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کی محبت اور اس کے حسن اور اس کے احسان اور اس کے نور کے جلوے وہ دیکھنے لگیں۔ تا وہ وعدہ پورا ہو جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا نے دیا تھا کہ میں تیرے فرزند جلیل کے ذریعہ سے تمام قوموں کو تیرے پاؤں کے پاس لا جمع کروں گا۔ تا وہ دل جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے ناآشنا ہیں۔ اور وہ زبانیں جو آج آپ پر طعن کر رہی ہیں وہ دل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے بھر جائیں اور ان زبانوں پر درود جاری ہو جائے۔ اور تمام ملکوں کی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور درود سے گونجنے لگے اور وہ فیصلے جو آسمان پر ہو چکے ہیں زمین پر جاری ہو جائیں۔" (الفضل ۲ جولائی)

ہم نے یہ اقتباس اس سے دوبارہ نقل کر دیا ہے تا کہ احباب دعائیں کرتے وقت اسے مدنظر رکھیں۔ جو اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے امام کے دل میں ڈالیں اور آپ کی مبارک زبان سے بیان ہوئیں۔ چاہیئے کہ احباب ان الفاظ کو یاد کر لیں اور تواتر کے ساتھ اسی طریق اور انداز سے دعائیں کریں۔ ہر روز بلاناغہ دعائیں ہر مومن کو کرنی چاہئیں۔ مرد۔ عورت۔ بچہ۔ جوان۔ بوڑھا کوئی بھی ایسا نہ رہے جو یہ دعائیں نہ کرے۔ قادر مطلق خدا ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

دوسری بات جس کی طرف منتسبین احمدیت کو توجہ دینی ہے۔ وہ یہ ہے جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے۔

"دل جہاں آپ کی جدائی سے غم محسوس کرتا ہے وہاں یہ خیال بھی آتا ہے کہ ایسے موقعہ پر بعض منافق فتنے بھی پیدا کیا کرتے ہیں تو جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے منافقوں کو فوراً دبا دے۔"

(الفضل ۲ جولائی ۱۹۶۷ء)

ہمیں یقین واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اپنے فضل وکرم سے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔ تاہم امام کا فرض ہوتا ہے کہ ہر امکان سے احباب کو خبردار رکھے۔ اور یہ ہمارا فرض ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل سے ہر قسم کی تشویش کا شائبہ دور کریں۔ ان وعدوں کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے استحکام کے لئے کئے ہوئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ایسی قطعاً کوئی بات نہیں ہوگی جو امام وقت کے لئے باعث فکر و رنج ہو۔ تاہم اس کا بہترین ذریعہ بھی دعا ہی ہے۔ اگر ہم دعاؤں میں کثرت سے مصروف رہیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ یقیناً اپنی برکات کے دروازے اور بھی کشادہ کر دے گا۔

تیسری بات جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ میں فرمائی ہے وہ ہماری تربیت سے تعلق رکھتی ہے۔ جس کا ذکر ہم گزشتہ ۲،۱ اداریوں میں کر چکے ہیں۔ دعا کے علاوہ یہ مثبت کام ہے جو ہمیں سرانجام دینا ہے۔ چاہیئے کہ احباب منظم طور پر بد رسومات کے قلع قمع کے لئے جدوجہد کریں۔ اور جماعت سے بدعات کا نام و نشان مٹا دیں۔ یہاں تک کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب واپس تشریف لائیں تو حضور دیکھیں کہ جماعت نے اس بارے میں منزل کا بہت سا حصہ طے کر لیا ہے۔ وَمَا تَوْفِيقُنَا إِلَّا بِاللّٰهِ۔

---

## رات کی تاریکیاں نورِ سحر سے کم نہیں

مصطفےٰؐ کے دیں کا غم ہے اور کوئی غم نہیں
دل کی دنیا جنتِ گوش و نظر سے کم نہیں

ساتھ دے فرقت کے لمحوں میں اگر ان کا خیال
رات کی تاریکیاں نورِ سحر سے کم نہیں

یوں تو کیا ہوگا کسی کو اعتبارِ زندگی
ان پہ مر مٹنے سے لیکن موت وجہِ غم نہیں

مرتبہ کھلنے لگا ہے پھر کلام اللہ کا
پھر کسی کی گفتگو تجدیدِ دیں سے کم نہیں

کچھ کہو تو کیا ہوا وہ دعویٔ فتحِ صلیب
اہلِ تثلیث آجکل تم میں وہ کیوں دم خم نہیں

ہم جو پیتے ہیں بھلا جمشید کو تھی کب نصیب
ہم نے یہ مانا ہمارا جام، جامِ جم نہیں

ان کے جانے سے بدل جاتی ہے دنیا ہی نسیم
دل کا جو عالم تھا پہلے، آج وہ عالم نہیں

نسیم سیفی

# سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا آج سے اکیس ۲۱ سال قبل کا ایک رؤیا

## مسلمانوں کے لئے آنیوالے بعض شدید خطرات کی طرف اشارہ اور دنیا بھر کے مسلمانوں سے متحد ہونے کی دردمندانہ اپیل

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آج سے اکیس برس قبل اگست ۱۹۴۶ء میں اپنا ایک نہایت اہم رؤیا بیان فرمایا تھا اور اس کی روشنی میں بتایا تھا کہ مسلمانوں کے لئے ایک نہایت نازک دَور آنے والا ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تمام مسلمانوں کو متحد ہوجانا چاہیئے۔

اس وقت مسلمانانِ عالم جن نازک حالات میں سے گزر رہے ہیں ان کے پیشِ نظر حضور رضی اللہ عنہ کی یہ خواب اور مسلمانوں سے متحد ہونے کی اپیل درج ذیل کی جاتی ہے:۔ ۲

فرمایا:۔

مَیں نے آج رات ایک ایسی خواب دیکھی ہے جو احمدیت اور مسلمانوں کے لئے نہایت ہی اہمیت رکھتی ہے اور آئندہ آنے والے بعض بہت بڑے خطرات کی طرف اشارہ کرتی ہے اور ہماری جماعت اور دوسرے مسلمانوں کے لئے ایک انذار ہے۔ کاش آنکھیں رکھنے والے دیکھیں اور کان رکھنے والے سُنیں۔

مَیں نے دیکھا کہ مَیں قادیان میں اپنے مکان کی دوسری منزل میں ہوں جہاں کہ ہم رہتے ہیں اور اُمِّ ناصر کا جو حصّہ مکان ہے اُس میں ہوں۔ ایک سیڑھیاں ہمارے مکان کے شمال کی طرف سے اس حصّہ کی طرف آتی ہیں جہاں اُمِّ ناصر رہتی ہیں۔ ان کے ساتھ ہی ایک کمرہ ہے جس کا ایک دروازہ سیڑھیوں میں کھلتا ہے اور ایک دروازہ صحن کی طرف کھلتا ہے۔ جب میری پہلی شادی ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع میں ہم کو وہی کمرہ رہائش کے لئے دیا تھا۔ اُسی کے سامنے کے صحن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گرمیوں میں سویا کرتے تھے۔ مَیں نے دیکھا کہ مَیں اس کمرہ میں ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دشمن گھر میں گُھس کر اس صحن کی طرف آرہا ہے۔ مَیں نے صحن کی طرف کا دروازہ بند کر دیا اور سیڑھیوں کی طرف کا دروازہ کھولا اور یہ ارادہ کیا کہ مَیں ان سیڑھیوں کے رستہ سے نیچے چلا جاؤں چنانچہ مَیں ان سیڑھیوں سے نیچے اُترا اور نچلے صحن میں سے ہوتا ہوا اُس کمرہ کی طرف گیا جو گول کمرہ کہلاتا ہے اور جو مسجد مبارک کے ساتھ واقع ہے۔ مسجد مبارک کی سیڑھیاں اس کے ساتھ ساتھ چڑھتی ہیں۔ ابتدائی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمانوں سے اکثر وہیں ملاقات فرمایا کرتے تھے اور مہمانوں کے ساتھ کھانا بھی وہیں کھایا کرتے تھے۔ اپنی خلافت کے شروع ایام میں میرا دفتر بھی وہیں تھا اور مَیں بھی وہیں ملاقاتیں کیا کرتا تھا۔ پہلے چند جلسوں میں جلسہ کی ملاقات بھی وہیں ہُوا کرتی تھی۔ جب مَیں اس جگہ پر پہنچا تو اُس کمرے کے ساتھ ایک کوٹھڑی ہے جس میں سے ہوکر اس کمرے میں جایا جاتا ہے مَیں نے اُس کوٹھڑی کے دروازہ میں سے اندر جھانکا تو مجھے یوں معلوم ہُوا کہ بہت سے دوست اس جگہ پر کھانا کھا رہے ہیں اس پر مجھے اندر جانے میں کچھ حجاب محسوس ہُوا اور مَیں اس انتظار میں کھڑا ہوگیا کہ یہ لوگ کھانے سے فارغ ہوجائیں تو مَیں جاؤں مَیں دروازہ کے پاس کھڑا ہی تھا کہ یوں معلوم ہُوا وہ لوگ کھانا کھا چکے ہیں اور اُنہوں نے مجھے ملاقات کے لئے بلوایا ہے جو شخص مجھے اطلاع دینے کے لئے نکلا چونکہ اُسے معلوم نہیں تھا کہ مَیں دروازہ کے پاس کھڑا ہوں وہ دروازہ سے نکل کر سیدھا گھر کے اندرونہ کی طرف چلا گیا اس وقت مجھے یوں معلوم ہُوا جیسے وہ شخص مولوی سیّد محمد احسن ہیں۔ مَیں نے منہ تو نہیں دیکھا لیکن پگڑی اور کوٹ وغیرہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ پہنا کرتے تھے۔ مَیں نے اُنہیں تو کچھ نہیں کہا وہ تو اندرونی صحن کی طرف چلے گئے اور مَیں اندر کمرہ میں گُھس گیا۔ جب مَیں اندر گھسا تو مَیں نے دیکھا کہ وہاں آٹھ نو آدمی رہ گئے ہیں باقی کھانا کھا کر چلے گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ قوموں کے سردار یا بادشاہ ہیں اُن میں ایک شخص بالکل مفتی محمد صادق صاحب کی شکل کا ہے اور دوسرا عربی لباس میں ہے اُس نے سر پر چھوٹی قسم کی کوفیہ (یعنی عربی قسم کی پگڑی) باندھی ہوئی ہے اور دوسرے لوگ بھی مختلف علاقوں کے بادشاہ اور رئیس ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مفتی محمد صادق صاحب اور اُس عرب بادشاہ کے درمیان کوئی اتحاد اور صلح کا معاہدہ ہو رہا ہے اور معاہدہ کرانے کے لئے مجھے درمیان میں ثالث کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ مَیں نے اُن دونوں سے باتیں کرکے ایک معاہدہ لکھوایا ہے جس کا مضمون اس قسم کا ہے کہ ہم آپس میں صلح اور اتحاد سے رہیں گے۔ یہ معاہدہ جب مَیں لکھوا چکا ہوں تو مَیں نے خود پڑھ کر اُس مجلس کو سُنایا ہے یا جس شخص نے یہ معاہدہ لکھا تھا اُس سے سنوایا ہے اور دونوں فریق اس پر متفق معلوم ہوتے ہیں۔ قریب تھا کہ وہ لوگ اس معاہدہ پر دستخط کردیں کہ مَیں نے دیکھا میری بائیں طرف سے ایک شخص اُٹھ کر گول کمرہ کے اُس دروازہ کی طرف گیا ہے جو مسجد مبارک کی سیڑھیوں میں کھلتا ہے۔ جب وہ اُٹھا تو مجھے یوں معلوم ہُوا جیسے وہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُٹھتے وقت انہوں نے ایک فقرہ بولا جس کا مطلب مَیں نے یہ سمجھا کہ اگر کوئی فریق اس معاہدہ کو توڑے گا تو ہم سب مل کر اُس کی مخالفت کریں گے۔ یہ فقرہ سنتے ہی مجھے خیال آیا کہ یہ شرط ضرور لکھنی چاہیئے اور مَیں نے دونوں فریق کو بتایا کہ یہ خیال میرے دل میں پہلے نہیں آیا مگر حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے اُٹھتے وقت اس طرف اشارہ کیا ہے اور میرے نزدیک یہ ضروری شرط ہے (خواب میں مجھے یہ خیال آیا کہ مَیں خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا لفظ استعمال کروں مگر پھر مجھے صلح حدیبیہ کا واقعہ یاد آگیا اور مَیں نے کہا یہ لوگ تو ہماری خلافت کے قائل ہی نہیں یہ لفظ بولنا ان کے ساتھ مناسب نہیں اور مَیں نے بجائے خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال کئے) اس پر جس شخص کو مَیں مفتی محمد صادق سمجھتا ہوں اُس نے کچھ انکار کا پہلو اختیار کیا اور اس شرط کو ماننے پر آمادگی ظاہر نہ کی۔ تب جو دوسرا فریق ہے اور جو عرب بادشاہ معلوم ہوتا ہے اُس نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے؟ اور مَیں نے اُس کے سامنے یہی بات بیان کرنی شروع کی۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ مَیں پہلے تو اُس سے عربی بولتا تھا اُس وقت مَیں نے اُس سے اُردو بولنی شروع کی اور اُس کی شکل سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُردو سمجھ رہا ہے۔ مَیں نے اُسے کہا آخر ہمارے ذریعہ سے معاہدہ کروانا اور دوسرے بادشاہوں کو جمع کرنا اس کی کوئی غرض ہونی چاہیئے اور وہ غرض یہی ہے کہ ہم لوگ اس بات کی نگرانی کریں کہ اس اتحاد کے معاہدہ پر عمل کیا جاتا ہے اور یہ کہ اگر کوئی عمل نہ کرے تو ہم لوگ پھر اس کی تائید میں ہوجائیں جو معاہدہ کا پابند رہا ہے اور اُس کے خلاف ہوجائیں جو معاہدہ کی خلاف ورزی کا مرتکب ہُوا ہے۔ اس پر اُس شخص نے میری تائید میں کہنا شروع کیا مگر آخر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس خیال سے کہ فریقِ ثانی جو اس بات کو نہیں مانتا تو شاید اس میں کوئی بات ہوگی۔ اُس نے بھی تردد کا اظہار شروع کر دیا تب مجھے جوش آگیا اور میرے سامنے جو شخص بیٹھا ہے جس کو مَیں کوئی بادشاہ اور رئیس سمجھتا ہوں اور اُس کی طرز اور شکل سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ یمن کا بادشاہ ہے

میں اُس سے مخاطب ہؤا اور مَیں نے بڑے زور سے کہا دیکھو یہ وقت اسلام کے لئے اتحاد کا وقت ہے (جب یہ فقرہ مَیں نے کہا تو معاً میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ یہ لوگ کہیں گے کہ آپ کی جماعت بھی تو دوسرے مسلمانوں سے عقائد میں اختلاف رکھتی ہے ........ پس اس شبہ کے ازالہ کے لئے مَیں نے معاً اس کے بعد فقرات بڑھا دئے کہ) مذہبی اختلاف باہمی کتنا بھی ہو مگر اسلام کی ظاہری شوکت کی حفاظت کے لئے تو مسلمانوں کو جمع ہونا چاہیئے کیونکہ اس کا بھی تو اثر اسلام کی آئندہ ترقی پر پڑتا ہے۔ پھر مَیں نے کہا دیکھو جو شخص ایسے نازک وقت میں بھی اتحاد کے لئے کوشش نہیں کرتا وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن اونچی کس طرح کر سکے گا۔ جب مَیں نے یہ فقرہ کہا تو میرے دل میں بہت زیادہ جوش پیدا ہو گیا اور رقّت کے ساتھ میرے گلے میں پھندا پڑ گیا اور میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور مَیں نے اپنے سامنے کے شخص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بیٹے کے پھٹے ہوئے کپڑے دیکھتا ہے تو اُس کے دل میں سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے اور رقت پیدا ہو جاتی ہے اور اُس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں مگر تمہیں یہ خیال نہیں آتا کہ محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی طرف منسوب ہونیوالوں کا تفرقہ دیکھتے ہوں گے تو اُن کو کتنی تکلیف ہوتی ہوگی۔ جو شخص ایسے وقت میں بھی باہمی اتحاد کی طرف قدم نہیں اُٹھاتا یقیناً وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن اُٹھا کر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ میرے ان فقرات کو سُن کر تمام حاضرین پر بھی ایک رقّت طاری ہو گئی اور وہ شخص جسے مَیں سمجھتا ہوں یمن کا بادشاہ ہے اُس کی آنکھوں میں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگ گئے۔ اور وہ جوش سے کود کر آگے آیا اور میرا ہاتھ اُس نے اپنے ہاتھ میں لیا اور نہایت ہی گرمجوشی کے ساتھ اُس کو بوسہ دیا اور مَیں نے دیکھا کہ وہ دونوں فریق جن کے درمیان مَیں معاہدہ کرا رہا تھا وہ بھی اس بات پر متفق ہو گئے کہ اسی شرط کو معاہدہ میں لکھ لیا جائے۔ اس وقت معاہدہ میرے ہاتھ میں آ گیا ہے جو فلسکیپ سائز کے سفید کاغذوں پر خوشنما لکھا ہؤا ہے وہ شخص جو معاہدہ لکھ رہا تھا مَیں نے اس کے ہاتھ میں یہ معاہدہ دیا اور کہا کہ اس شرط کو اس میں بڑھا دو اور ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ جلدی چلے جائیں کل تک یہ معاہدہ ضرور اصلاح ہو کے لکھا جائے تا کہ ان لوگوں کے دستخط ہو جائیں۔ پھر مَیں اٹھا اور جنوبی طرف کی دیوار کی طرف گیا جہاں خواب میں مَیں دیکھتا ہوں کہ فون لگا ہؤا ہے۔ اُس وقت ایک شخص سفید رنگ چینیوں کی سی شکل کا آگے بڑھا اور اسنے مجھے کہا کہ "لورینگ کا فون نمبر کیا ہے" (یہ لاہور میں ایک انگریزی کھانے کی دکان ہے) مَیں نے اسے کہا کہ آپ کو لورینگ کے فون کے پتہ کی کیا ضرورت ہے؟ اُس نے جواب میں کہا کہ مَیں نے بڑے بیٹے کے ہاتھ تیس صفحے کا مضمون چھپنے کے لئے بھجوایا تھا پھر دوسرے بیٹے کے ہاتھ بیس صفحے کا مضمون چھپنے کے لئے بھجوایا (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مضمون اسی واقعہ کے ساتھ کچھ تعلق رکھتا ہے) اس وقت تک اُس لڑکے کو وہاں پہنچ جانا چاہیئے تھا اور اُس کو اطلاع دینی چاہیئے تھی کہ مَیں وہاں پہنچ چکا ہوں مگر وہاں سے کوئی اطلاع نہیں آئی اس لئے مَیں فون کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت میرے دل میں خیال گزرا کہ لورینگ تو کھانے کی دکان ہے شاید اب وہاں رہائش کا بھی انتظام ہو گیا ہوگا جہاں اُس کے لڑکے ٹھہرتے ہیں۔ پھر مَیں نے ... اس شخص سے کہا کہ مجھے فون کا نمبر تو معلوم نہیں لیکن آپ ایکسچینج کو فون کیجئے اور اُسے کہئے کہ مجھے لورینگ سے ملا دو ... ایکسچینج والوں کے پاس نمبروں کی کتاب ہوتی ہے وہ دیکھ کر بتلا دے گا۔ اس پر انہوں نے بڑی حیرت سے کہا کہ اچھا اس طرح بھی ہو سکتا ہے، پھر تو بڑی سہولت ہے۔ مَیں اُن کے ساتھ یہ بات کر کے گھر کی طرف لوٹا۔ جب مَیں اُس کوٹھڑی کے اندر داخل ہونے لگا جو اندرونی دالان اور گول کمرہ کے درمیان واقع ہے اور جس کے دروازہ پر کھڑا ہؤا مَیں شروع رؤیا میں انتظار کرتا رہا تھا اور جو گھر کی طرف کھلتا ہے تو مَیں نے دیکھا کہ وہاں ایک چارپائی پر میری ایک لڑکی بیٹھی ہے۔ اس وقت مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ امۃ الرشید ہے، پھر کبھی امۃ النصیر کی جھلک پڑ جاتی ہے چونکہ اندھیرا ہے مَیں اچھی طرح شکل نہیں دیکھ سکا۔ اس کی گود میں ایک بچہ ہے۔ چارپائی کے سامنے ایک مرد اور ایک عورت کھڑے ہوئے میری لڑکی سے اس بچّہ کے متعلق کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ جب مَیں کمرہ میں داخل ہؤا تو اُس وقت میرے ذہن میں یہ گزرا کہ یہ مرد میر ناصر نواب صاحب ہیں۔ (جب میر صاحبؓ کا ذکر آئے تو مَیں ہمیشہ اُن کو نانا جان مرحوم کہا کرتا ہوں اور اُن کی زندگی میں بھی ہم اُنہیں نانا جان ہی کہا کرتے تھے اُن کا نام نہیں لیتے تھے لیکن اس وقت میرے ذہن میں بجائے نانا جان کے میر ناصر نواب کے ہی الفاظ گزرے ہیں) اور جو عورت کھڑی ہے اُس کے متعلق ایک شبہ سا ہے کہ یہ ہماری نانی اماں ہیں نام نہیں آیا (اُن کا نام سیّدہ تھا) مَیں نے اُن کو باتیں کرتے ہوئے مذاقاً کہا "اچھا اس بچہ کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں" یہ کہہ کر مَیں اندر کی طرف آیا اور میری آنکھ کھل گئی۔

اِس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے لئے ایک بہت ہی نازک وقت آنے والا ہے اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان معاملات میں آپس میں اتحاد کر لیں جو ان میں اختلاف کرنے پر اُن کا مذہب اور عقیدہ انہیں مجبور نہیں کرتا ...... اس رؤیا نے ہمیں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اسلام کے لئے ایک نہایت ہی نازک دَور آ رہا ہے اور مسلمانوں کو دنیوی اور سیاسی معاملات میں اپنے آپ کو متحد کر لینا چاہیئے کیونکہ اسی میں مسلمانوں کی نجات ہے۔ یہ نہایت ہی مشکل بات ہے آسان بات نہیں۔ اس وقت مختلف مسلمان گروہوں کی طبائع میں اس قدر اختلاف پیدا ہو چکا ہے کہ وہ اختلافی مسائل پر زور دینا زیادہ پسند کرتے ہیں بہ نسبت اتحاد کی کوشش کے بحیثیت مجموعی انہیں مسلمانوں کی بہبودی کی اتنی فکر نہیں جتنی ہر پارٹی کو اپنی پارٹی کی فکر ہے۔

مَیں اس خواب کے ظاہر کرتے ہوئے ہر احمدی کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائے کہ تمہاری پھوٹ تمہاری تباہی کا موجب ہوگی۔ اس وقت تمہیں اپنی ذاتوں اور اپنے خیالوں اور اپنی پارٹیوں کو بھول جانا چاہیئے اور ہر ایک مسلمان کہلانے والے کو اسلام کی حفاظت کے لئے متحد کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اختلاف کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ ہر ایک سے یہ مت خواہش کرو کہ وہ سَو فیصدی تمہارے ساتھ مل جائے بلکہ اس سے یہ پوچھو کہ اس جدّوجہد میں تم کتنی مدد کر سکتے ہو۔ جتنی وہ مدد کرنے کے لئے تیار ہو اُس کو خوشی سے قبول کر لو اور اس وجہ سے کہ وہ سَو فیصدی تمہارے ساتھ نہیں اُس کو دھتکارو نہیں اور اسلام کی صفوں میں رخنہ پیدا مت کرو۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس آواز کو اُٹھائے اور رات اور دن اس کام میں لگ جائے۔ حتّٰی کہ سیاسی پارٹیاں آپس میں اتحاد کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ مَیں یقین کرتا ہوں کہ اگر اب بھی مسلمان اختلاف پر زور دینے کی بجائے اتحاد کے پہلوؤں پر جمع ہو جائیں تو اسلام کا مستقبل تاریک نہیں رہے گا۔ ورنہ اُفقِ سماء پر مجھے سپین کا لفظ لکھا ہؤا نظر آتا ہے +

(منقول از اخبار الفضل مؤرخہ ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء)

---

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

25

# اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

## چوہدری محمد اسماعیل صاحب مرحوم

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ولد چوہدری الٰہ بخش صاحب ۱۸۹۶ء میں بمقام ونجواں ضلع گورداسپور پیدا ہوئے ۵ سال کے تھے جب والد فوت ہو گئے۔ بھائیوں کے احمدی ہونے کے بعد انہوں نے بھی بچپن میں ہی احمدیت قبول کر لی اور آخری دم تک اس پر ثابت قدم رہے۔

۱۹۲۰ء میں اوورسیر رسول سے پاس کیا تو ان کو ملازمت مل گئی کہا کرتے تھے کہ جب میں باہر نوکری کے لئے جانے لگا تو میری والدہ نے مجھے نصیحت کی کہ بیٹا یاد رکھنا تم کماؤ گے تو سارا کنبہ کھائے گا۔ لیکن ناجائز کمائی کے بدلے جو تم کما کر گھر والوں کو لا کر دو گے تو سزا تم اکیلے کو اللہ تعالیٰ دے گا۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اپنی والدہ کی اس نصیحت کو پلے باندھ لیا اور ساری عمر نوکری کی مگر ناجائز رشوت ایک پیسہ بھی نہیں کھایا۔ بہاولپور ریاست کی تمام نہروں کا اوّل سروے کیا اور ان کی ملازمت کے عرصہ میں ریاست کی نہریں تکمیل کو پہنچیں۔ ان کے ماتحتوں نے ناجائز ذرائع سے ہزاروں لاکھوں روپیہ کمایا۔ مگر ہمارے درویش صفت بھائی نے عمر بھر اپنی تنخواہ پر ہی گزارہ کیا۔ عمر بھر نوکری کے زمانہ میں کبھی بھی کسی افسر کو اپنے پاس سے دورہ کے موقعہ پر راشن وغیرہ خرید کر نہیں دیا۔ نہ ہی کسی افسر کو اپنے ذریعہ سے ناجائز کمانے دیا۔ تمام عمر کوئی جائیداد پیدا نہ کر سکے فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا سکون اور اطمینان قلب عطا کیا ہے کہ کبھی امیروں کے بنگلے۔ کاریں اور دولت دیکھ کر حسرت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ہمیشہ شکریہ ادا کرتا رہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمیشہ خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ احمدیت کے نڈر سپاہی تھے جہاں رہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچایا۔ سلسلہ کی تمام تحریکات میں حصہ لیتے سب سے بڑی جائیداد بھی اس وجہ سے حاصل نہ کر سکے کسی کو رشوت نہیں دے سکتے تھے۔ فرماتے جن ہاتھوں نے ساری عمر کسی سے ایک پیسہ بھی ناجائز نہیں لیا وہ کسی کو دے کیسے سکتا ہے باوجود عزیز و اقارب کے اصرار کے کہ اس زمانہ میں ایسے رہنا مشکل ہے۔ فرماتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے دونوں پر لعنت ڈالی ہے۔ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا۔

عرصہ دو سال سے پیٹ کی بیماری کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے تھے اور اسی حالت میں خوشاب کی جماعت کے سیکرٹری مال رہے اور جماعت کی تربیت میں دن رات کوشاں رہے۔

۱۷/۳/۶۶ کو وفات پائی سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں جہاں مرحوم کے عزیز و اقارب تھے دفن ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اپنی رضا پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم نے ۳ لڑکے دو لڑکیاں یادگار چھوڑے جو سب شادی شدہ ہیں۔

(فضل احمد منیجر کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر)

## سرفراز بیگم صاحبہ مرحومہ

محترم کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب کی سب سے بڑی بہو سرفراز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ جلال الدین احمد صاحب) نے مورخہ ۱۲ جون ۱۹۶۶ء بروز بدھ ۱۱ بجے قبل دوپہر ڈرگ کالونی کراچی میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نعش اسی روز ۱۲ بجے شب مقامی قبرستان میں امانتاً سپرد خاک کر دی گئی۔ نماز جنازہ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پڑھائی۔

وفات کے وقت عمر قریباً ۴۳ سال تھی۔ مرحومہ نے ایک لڑکا اور پانچ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ سب بچے ابھی چھوٹے ہیں۔ سب سے چھوٹی بچی کی عمر قریباً ۲½ سال ہے۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے فدائی اور مخلص احمدی محترم کیپٹن ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب مرحوم کی چھوٹی صاحبزادی تھیں۔

مخلص احمدی، خوب سیرت، وفادار بیوی اور ملنسار خاتون تھیں۔ ساری زندگی صبر و تحمل اور ضبط کے ساتھ گزاری۔ اپنی وفات سے پچیس یوم قبل اپنی جواں سال بیٹی کی دردناک وفات کے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن خدا کی رضا پر راضی ہو کر کبھی شکوہ کا کلمہ زبان پر نہ لائیں بالآخر یہی صدمہ ان کی وفات کا باعث بنا۔

ہر دو کی اچانک وفات کا صدمہ عزیز و اقارب اور ہر دو خاندانوں نے غیر معمولی طور پر محسوس کیا ہے۔

ہر دو مرحومین کی وفات پر جماعت کراچی کے مختلف حلقوں کے احباب خصوصاً عبد الشکور خان صاحب پریذیڈنٹ حلقہ ڈرگ کالونی نے ان کی تجہیز و تکفین میں مکمل تعاون کیا۔ ربوہ میں بھی ہمارے ہاں تعزیت کے لئے تشریف لانے والے احباب اور مستورات کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ (جن میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد و مستورات بھی شامل ہیں) ہم ان سب کے شکرگزار ہیں خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحومین کے عزیز و اقارب بالخصوص بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور اُن کے کمسن اور دو عمر بچوں کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ نیز بڑے بھائی جان کے لئے خصوصاً دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں ہر دو ناگہانی صدموں کے برداشت کرنے اور اپنے کم سن بچوں کی صحیح رنگ میں نگرانی اور تربیت کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(عبد الباری نعیم شاہد۔ ربوہ)

## شاہد احمد مرحوم

شاہد احمد کی عمر تقریباً پندرہ سال تھی۔ گردن توڑ بخار میں مبتلا ہو کر اچانک ۱۲۵ پریل کو اس جہان فانی سے رخصت ہو گیا۔ مرحوم پنج وقتہ نماز کا پابند تھا بہت کم مرتبہ صبح مغرب اور عشاء کی نماز گھر میں ادا کی ہمیشہ اپنے حلقہ پیپلز کالونی لائل پور میں جا کر نماز ادا کرتا۔ رمضان میں گھر سے تقریباً دو میل دور لائل پور کی مرکزی مسجد میں نماز میں ادا کرتا تھا۔ بازار میں اگر دیر ہو جاتی تو کام چھوڑ کر نماز کے لئے قریبی حلقہ میں پہنچ جاتا۔

تبلیغ کرنے کا بہت شوق تھا۔ اپنی امی سے عموماً کہتا کہ مجھے احمدیت کے موٹے موٹے مسائل اچھی طرح سمجھا دیں تاکہ میں تبلیغ کر سکوں۔

ایک مرتبہ باتوں باتوں میں میں نے اس سے پوچھا کہ جو جیب خرچ ملتا ہے تم اسکو کس طرح استعمال میں لاتے ہو۔ اس نے جواب میں کہا بھائی جان میں اس میں سے اطفال الاحمدیہ کا چندہ ادا کرتا ہوں یا پھر اگر کوئی اطفال الاحمدیہ کے لئے تحریک پیش ہو اس میں حصہ لیتا ہوں اور اگر پھر بچ جائیں تو میں اس سے اپنے سائیکل کے لئے سامان خرید لیتا ہوں تاکہ مجھے دوکان پر نہ جانا پڑے۔ پھر مجھے یہ سامان لا کر دکھایا۔ میں نے کہا اس میں تو بجلی کا سامان بھی ہے کہنے لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنے گھر کا کام جہاں تک ممکن ہو سکے خود کرنا چاہیئے۔ اسلئے میں نے یہ چیزیں خریدی ہیں۔ تاکہ گھر کی بجلی میں خود ٹھیک کر لیا کروں۔

مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تمام سرگرمیوں میں نمایاں حصہ لیتا تھا اور اپنے سے چھوٹے بھائیوں کو باقاعدہ اطفال الاحمدیہ اور دیگر جلسوں میں اپنے ساتھ لے جاتا تھا۔ اس کی یہ خواہش بھی تھی کہ قرآن مجید حفظ کر لوں۔ چنانچہ قرآن مجید کے پہلے پارہ کا نصف حصہ زبانی یاد کر لیا تھا۔ جب آخری وقت آیا تو اسکی زبان پر قرآنی آیات تھیں۔ درثمین کی بعض نظمیں بھی زبانی یاد کر لی تھیں الفضل اور تشحیذ الاذہان کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا تھا۔ اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات میں بھی شمولیت کی اور پھر اچھے نمبروں میں ان امتحانات کو پاس کیا۔ سکول سے واپسی پر اپنا باقی وقت گھر پر ہی گزارتا تھا۔ ہمیشہ لغو باتوں سے پرہیز کرتا۔ اپنے خاندان میں بھی بہت مقبول تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے اپنے قرب میں جگہ دے۔ نیز اسکے والدین کو اور دیگر اعزا کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ [illegible]

## تحریک جدید کا قیام خدائی فیصلہ کی تکمیل کیلئے ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ خیال مت کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں میں اس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے دکھا سکتا ہوں مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ پس مت خیال کرو کہ جو میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے۔ بلکہ یہ اُس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے میں اگر مر بھی جاؤں تو دوسرے سے یہی کہلوائیگا اور اُس کے مرنے کے بعد اور سے۔ بہرحال چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرائے۔ یہ پہلا قدم ہے۔"

(الفضل ۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء)

اس ارشاد کی روشنی میں اپنا محاسبہ فرمائیے کہ کیا آپ نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہہ دیا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

7-7-67

# مختلف مقامات پر جلسہ ہائے سیرت النبیؐ

## چٹاگانگ مشرقی پاکستان

مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۱ جون ۱۹۶۷ء کو احاطہ انجمن احمدیہ چٹاگانگ میں سیرت النبی کا جلسہ شایان شان طور پر منایا گیا۔ جلسہ گاہ کو رنگ برنگ کے برقی قمقموں سے سجایا گیا۔ اور ایک روز پہلے تمام مقامی انگریزی، اور بنگلہ اخبارات میں جلسہ کا خاص طور پر اعلان شائع ہوا۔ اس کے علاوہ ریڈیو اسٹیشن سے بھی کئی دفعہ ہمارے جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ الحمد للہ

یہ جلسہ زیر صدارت جناب غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چٹاگانگ منعقد ہوا۔ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ شیخ محمد حبیب اللہ صاحب سابق طالبعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے کی۔ مکرم عبدالرحیم صاحب یونس نے خوش الحانی سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نعت پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر ڈاکٹر محمد شفیق صاحب نے کی۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی زندگی کے بعض پہلوؤں کو احسن طور پر بیان کیا اور بتایا کہ آنحضرت صلعم کی زندگی قول و فعل کا عملی نمونہ تھی۔ اس کے بعد جناب مشتاق احمد صاحب نے اردو زبان میں اور مولوی محمد سلیم اللہ صاحب مربی جماعت ہذا نے بنگلہ زبان میں نظمیں سنائیں۔ اس کے بعد جناب پروفیسر مصلح الدین صاحب خادم نے آنحضرت صلعم کے سیرت کے بعض اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ آپ کی زندگی کا ہر پہلو بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ ہے۔ اس کے بعد جناب احمد توفیق چوہدری صاحب جو میمن سنگھ سے خاص اس مقصد کے لئے تشریف لائے تھے۔ بنگلہ زبان میں عمدہ تقریر فرمائی۔ آپ نے مسلمانوں کی موجودہ حالت اور خاص طور پر عربوں کی حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ مسلمانوں کو ان حالات میں قطعاً مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ آنحضرت صلعم کے تعلیم پر عمل کر کے اسلام کے جھنڈے کو سربلند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔ جلسہ کا پروگرام ۲½ گھنٹہ تک جاری رہا۔ (الحمد للہ)

(محمد نظام الدین احمد صاحب
سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

## بکھوبھٹی

۲۱-۶-۶۷ کو بعد نماز مغرب زیر صدارت چوہدری محمد شفیع جلسہ سیرت النبی شروع ہوا۔ تلاوت قرآن و نظم کے بعد مکرم محمد امین صاحب نے حضور کے شان میں تقریر کی۔ اسکے بعد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے حضور کے شان میں تقریر کی اور اسکے بعد مکرم محمد ادیب صاحب نے حضورؐ کی شان میں تقریر کی۔ اسکے بعد صدر صاحب نے حضورؐ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار بیان کئے اور جلسہ دعا کے ساتھ ختم کیا گیا۔

(چوہدری غلام نبی)

## خانیوال

۲۲-۶-۶۷ بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی زیر صدارت چوہدری شریف احمد صاحب ہوا۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد مکرم شیخ اللہ بخش صاحب صحابی، مکرم حاجی محمد عبد اللہ صاحب، پروفیسر محمد طفیل صاحب انور نے سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ آخر میں صدارتی تقریر صاحب صدر نے کی۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔

(صدر جماعت احمدیہ خانیوال)

## خانپور

۱۲ ربیع الاول سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ملک رشید الدین صاحب قائد خدام الاحمدیہ، مکرم ملک ضیاء الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار نے "رسول عربی کا ارفع روحانی مقام" کے موضوع پر تقریر کی۔ تقاریر کے دوران نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ (آغا سیف اللہ مربی)

## گنج مغلپورہ لاہور

۱۲ ربیع الاول کو سیرت النبی کا جلسہ منعقد ہوا۔ قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دیگر ادیان کے مقابلہ میں تعلیم کی افضلیت کے موضوع کے بیان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ خاکسار دین محمد شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" کے موضوع پر اور مکرم مبارک احمد صاحب جلیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ سیرت و کردار اور عظیم الشان کارناموں کو بیان کیا۔ جلسہ کے انتظام کے سلسلہ میں مکرم چوہدری غلام رسول صاحب صدر حلقہ نے خاص توجہ و محنت سے کام کیا اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(دین محمد شاہد ایم اے مربی سلسلہ)

## کوئٹہ

۲۱-۶-۶۷ کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے آنحضرتؐ کے "اخلاق عالیہ" پر فرمائی۔ ان کے بعد مکرمی صوبیدار نواب الدین خان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا نعتیہ کلام "محمد پہ ہماری جاں فدا ہے" خوش الحانی سے پڑھی۔

دوسری تقریر مکرمی محترمی شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کی "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرتؐ سے عشق" کے موضوع پر تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات کے علاوہ حضور کا اردو، فارسی اور عربی منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم کریم بخش صاحب و امۃ الحفیظ کی نظم ... [illegible] خوش الحانی سے سنائی۔

آخری تقریر مکرمی محترمی مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ کی "آنحضرت کے معجزات" پر تھی۔ آپ نے وقت کی رعایت سے آنحضرتؐ کے چند محیر العقول معجزات بیان فرما کر ان پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

## نور نگر فارم

۱۲ ربیع الاول بعد نماز ظہر جماعت احمدیہ نور نگر نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت النبی کی سیرۃ بیان کرنے کے لئے اجلاس منعقد کیا۔ حاضری کافی تھی بعد تلاوت قرآن شریف اور نظم کے تین تقریریں ہوئیں۔ جن میں حضور کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اور سب دوستوں نے مل کر بلند آواز سے کئی مرتبہ درود شریف پڑھا۔ آخر میں دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

## مسن باڑہ

۲۱-۶-۶۷ کو سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جلسہ منعقد ہوا جلسہ میں صدارت کے فرائض خاکسار نے ادا کئے اور جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم و نظم کے ساتھ ہوا۔ بعد ازاں حضور کی سیرت پر منشی حکم الدین صاحب نے تقریر کی۔ اسکے بعد محمد صدیق صاحب نے تقریر کی۔ اسکے بعد مختار احمد صاحب نے تقریر کی۔ پھر نثار احمد صاحب نے تقریر کی۔ خاکسار نے سیرت پر تقریر کی۔ پھر دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔

(پریذیڈنٹ جماعت ہذا)

## کیہال ایبٹ آباد

۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ کو کیہال ایبٹ آباد میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد سید محمد منیر شاد صاحب ہاشمی نے "رحمۃ للعالمین" کے عنوان پر ایک مضمون سنایا۔ اور اسکے بعد مکرم مولانا عبد اللطیف صاحب بہاولپوری نے فتح مکہ کے واقعات اور حالات پر تقریر فرمائی۔ اور پھر اسکے بعد مکرم مولانا عبد السبوح صاحب نے تقریر فرمائی آخر میں مکرم مولانا چراغ الدین صاحب پریذیڈنٹ مقامی و مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ان جلسوں کی اصل اور حقیقی بنیاد حضرت المسیح الموعود اور حضرت المصلح الموعودؓ نے ہی ڈالی ہے۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت
برائے سیکرٹری اصلاح و ارشاد

## شادیوال

۲۱-۶-۶۷ کو زیر صدارت مولوی محمد شفیع صاحب امیر جماعت سیرۃ النبی کے سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے موضوع پر حکیم سراج دین اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ ازاں بعد دعا کی گئی اور جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(امیر جماعت احمدیہ شادیوال)

## گولیکی

۲۱-۶-۶۷ کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت پیر محمد اکبر صاحب منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک کے بعد نعت پڑھی گئی پھر محمود احمد صاحب نے آنحضرت کی خوبیوں کے متعلق مضمون پیش کیا۔ نصر اللہ خان صاحب نے آنحضرت سے مسیح موعود کے عشق کے متعلق روشنی ڈالی۔ بعد ازاں خاکسار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی آپ کے درجہ و مقام اور ان کی تعلیمات پر تقریر کی۔

(قائد خدام الاحمدیہ گولیکی)

## درخواستہائے دعا

(۱) ذرعی یونیورسٹی کے سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں۔ (انوار احمد تحسین لائلپور)

(۲) میری ایک بچی عرصہ چھ سال سے پاگل ہے۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں

# ہفتہ وصولی تحریک جدید

## یکم اگست سے ۷ اگست ۶۷ء

حسب مشورہ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ یہ طے پایا ہے کہ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی مجالس خدام الاحمدیہ ہفتہ تحریک جدید منائیں اور اس کی معین رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔ اس کے لئے یکم اگست تا ۷ اگست کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں ـــــ جملہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وصولی چندہ جات کے لئے وہ خدام کو صدر انجمن کی مطبوعہ رسید بکیں مہیا فرمائیں۔ اور ہفتہ مذکورہ کے اختتام پر خدام سے رسید بکیں مع جمع شدہ رقوم واپس حاصل کر لیں۔ اور وہ رقوم جماعتی انتظام کے ماتحت جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں سیکرٹریان تحریک جدید اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائیں دفتر ہذا کو اس ہفتہ کی معین رپورٹ بھجوانے کی ذمہ داری سیکرٹری تحریک جدید پر ہوگی۔

(وکیل المال)

# مرکز سے تعلق

اگر کوئی مجلس قواعد و ضوابط کے مطابق بڑی مستعدی سے کام تو کر رہی ہو۔ لیکن وہ اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں نہیں بھجواتی جس کے نتیجہ میں وہ مرکز کی رہنمائی حاصل نہیں کرتی اور مرکز سے اس کا کوئی رابطہ باقی نہیں بلکہ بالکل منقطع ہو چکا ہے تو نہ صرف یہ کہ اس کا کام مرکزی رہنمائی سے محرومی کی وجہ سے ترقی پذیر یا اور مفید نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے برعکس اس امر کا ہمیشہ خوف ہو سکتا ہے کہ ایسی مجلس اپنی مستعدی کو آہستہ آہستہ کھو دے اور جس طرح کہ ایک پتہ یا شاخ جو کسی قدر ہی سرسبز کیوں نہ ہو درخت سے کٹ کر آہستہ آہستہ خشک ہو جاتی ہے یہ خوف یہاں بھی موجود ہے۔

بلکہ اس کے برعکس ایسی مجلس کے متعلق جو کام کی تو اس قدر باقاعدہ نہیں اور مرکزی احکامات کی تعمیل میں قدرے سست اور غیر مستعد ہے۔ لیکن وہ اپنے غیر مستعد کام کی رپورٹ باقاعدہ مرکز میں ارسال کرتی ہے اور مرکز سے اس کا رابطہ و تعلق قائم رہتا ہے تو وثوق کے ساتھ یہ توقع اور امید کی جاسکتی ہے کہ وہ ایک باقاعدگی کے نتیجہ میں کسی نہ کسی روز مستعد مجالس میں شامل ہونے کے قابل ہو سکے گی۔ جس طرح ایک کرم خوردہ کسی قدر خشک مگر درخت سے متصل اور اس سے غذا حاصل کرنے والی شاخ کے لئے اس امر کا امکان باقی رہتا ہے کہ وہ کبھی نہ کبھی دوبارہ پھر سے سرسبز ہو جائے اور ثمر آور ثابت ہو۔

چنانچہ اس حقیقت کے پیش نظر تمام مجالس کے لئے لازمی ہے کہ وہ مرکز سے تعلق قائم رکھیں اپنی کارگزاری کی رپورٹ باقاعدہ مرکز میں بھجوائیں اور حسب ضرورت مرکز سے راہنمائی حاصل کرتی رہیں۔ قائدین اضلاع و علاقائی بھی اس بات کا خاص خیال فرماویں کہ ہر مجلس باقاعدگی سے رپورٹ بھجوایا کرے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# اعلان تعزیت

میری ہمشیرہ اہلیہ چوہدری تمیز احمد صاحب آف ٹبورا مشرقی افریقہ نے اطلاع دی ہے کہ ان کے خسر مکرم چوہدری محمد حسین صاحب جو ایک لمبا عرصہ سے صاحب فراش تھے ۱۸ جون بعد الفطار اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم چوہدری صاحب مرحوم نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ مشرقی افریقہ میں بسر کیا۔ اور وہاں پر ہی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ٹبورا مسجد کی تعمیر اور دیگر جماعتی کاموں میں حصہ لیتے رہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مکرم چوہدری صاحب مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ مقیم کراچی)


صرف مستورات کے لئے!
مینسلین ۱/۵۰ - لیکوری - فیملین ۲/۵۰
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمنی ربوہ

الفضل کے اشتہارات کراچی تجارت کو فروغ دیں

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
روزنامہ الفضل ربوہ
بنام مینیجر
سے خط و کتابت کیا کریں


# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۵ رجولائی۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے کہا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل نے ویٹ نام اور عرب ملکوں کے خلاف جارحیت کا جو مظاہرہ کیا ہے اسے کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا اور ان جارح ممالک کو ضرور سزا ملے گی۔ مسٹر کوسیجن نے فرانسیسی وزیر اعظم مسٹر پام پیڈو کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں تقریر کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم جارحیت کے خلاف ہیں۔ اور جارح کو سزا دینے کی پوری صلاحیت اور قوت رکھتے ہیں مسٹر کوسیجن نے کہا ہم دنیا میں امن و امان قائم دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس وقت دنیا کے تمام ملک اس مسئلے سے دوچار ہیں کہ وہ طاقت کے ذریعے اپنی بات منوانے والے ملکوں سے کس طرح نمٹیں۔ دنیا کے امن پسند ممالک کھلی جارحیت کے سامنے زیادہ عرصہ خاموش تماشائی کا کردار نہیں ادا کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس وقت دنیا کے تمام لوگوں کو یہ بتانا ضروری ہے کہ جارحیت کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اور جارح ممالک کو ان کے جرائم کی سزا دی جائے گی۔ تاکہ امن پسند قوموں میں اعتماد پیدا ہو سکے۔ ہم اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ کوئی ملک جارحیت سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ مسٹر کوسیجن نے کہا کہ دنیا کے امن پسند ملک جارحیت کو کچلنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں زیادہ دیر انتظار نہیں کیا جاسکتا انہوں نے کہا کہ جارحیت کے سلسلہ میں روس اور فرانس کی پالیسی میں مکمل طور پر ہم آہنگی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ دونوں ملکوں کی کوششوں سے مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن قائم ہو جائے گا۔ اور اسرائیل طاقت کے بل پر جو فائدے اٹھانا چاہتا ہے انہیں ناکام بنا دیا جائے گا۔

### اقوام متحدہ کی زندگی اور موت کا سوال

نیویارک ۵ رجولائی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے بارے میں جنرل اسمبلی کے فیصلہ پر اقوام متحدہ کی زندگی اور موت کا دارومدار ہے۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ اقوام متحدہ اپنے منشور اور اعلیٰ اصولوں کی حفاظت کر کے زندہ رہنا چاہتی ہے یا انہیں ترک کر کے مرجانا چاہتی ہے انہوں نے شدید ترین الفاظ میں جنرل اسمبلی کو متنبہ کیا کہ عربوں کے مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی فوج کے غیر مشروط انخلاء کے سوا مشرق وسطیٰ کے کسی دوسرے حل کو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ پاکستانی قرارداد کے مقابلہ میں بعض لاطینی ملکوں کی طرف سے پیش کی جانے والی قرارداد کی مخالفت میں تقریر کر رہے تھے۔

### صدر نے غلام فاروق کا استعفیٰ منظور کر لیا

راولپنڈی ۵ رجولائی۔ کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر ایوب خان نے وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے اعلان میں کہا گیا ہے کہ مسٹر غلام فاروق نے طبی وجوہات کی بناء پر صدر ایوب سے مستعفی ہونے کی اجازت چاہی تھی اور صدر ایوب نے افسوس کے ساتھ ان کا استعفیٰ منظور کر لیا۔ مسٹر غلام فاروق نے ملک کی جو خدمت کی ہے صدر ایوب نے اس کی تعریف کی ہے اور ان کی صحت اور خوش حالی کی دعا کی ہے۔

### اسلام آباد یونیورسٹی کے قیام کا بل منظور

راولپنڈی ۵ رجولائی۔ قومی اسمبلی نے آج اسلام آباد یونیورسٹی کا بل منظور کر لیا۔ اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر شاہ عزیز الرحمٰن نے اسمبلی میں وزیر تعلیم کی پیش کردہ تمام ترامیم منظور کر لیا گیا۔ اس بل کا مقصد اسلام آباد میں پوسٹ گریجویٹ تعلیم اور تحقیق کے لئے ایک یونیورسٹی قائم کرنا ہے۔ یونیورسٹی ایسے افراد کو ڈگریاں اور اعزازات دیا کرے گی۔ جو انفرادی طور پر ریسرچ کرتے ہیں۔

اسلام آباد یونیورسٹی اپنی طرز کی واحد دانش گاہ ہوگی۔ اس کے ساتھ کوئی کالج نہیں ہوگا البتہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اس سے ملحق ہو سکیں گے۔ صدر پاکستان اس کے چانسلر ہوں گے۔

### افریشیائی اتحاد کی کانفرنس کی قرارداد

قاہرہ ۵ رجولائی۔ افریقی ایشیائی اتحاد کانفرنس نے متفقہ طور پر عرب ملکوں کے خلاف اسرائیل کی جارحانہ کارروائیوں کی مذمت کی ہے اور تمام افریقی ایشیائی ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ اسرائیل کا سیاسی اقتصادی اور ثقافتی بائیکاٹ کریں۔ کانفرنس نے اپنے تین روزہ اجلاس کے آخر میں ایک قرارداد میں یہ اپیل کی ہے جس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ افریشیائی ممالک اسرائیل کو کسی حال میں تسلیم نہ کریں۔ اور عربوں کے مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کے غیر مشروط انخلا کے لئے ہر ممکن کارروائیاں عمل میں لائی جائیں۔

### قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہو گیا

راولپنڈی ۵ رجولائی۔ صدر ایوب خان نے کل قومی اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا۔ صدر کا حکم سپیکر ڈپٹی سپیکر چوہدری فضل الٰہی نے پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے اس موقعہ پر ایوان کی تمام جماعتوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اجلاس کے دوران سپیکر سے تعاون کیا۔

# شیطان مومنوں کو ورغلانے اور انہیں مرتد اور فاسق بنانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے

## شیطانی حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹاتے اور اس سے دعائیں کرتے رہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ مَا زَکٰی مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خُطُوٰت" کے معنے قدم کے ہوتے ہیں۔ لیکن جب یہ لفظ جمع کی صورت میں استعمال ہو تو اس کے معنے مفسرین کے نزدیک مسلک اور مذہب اور آثار کے بھی ہوتے ہیں (فتح البیان) پس لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اے مومنو! شیطانی طریق اور شیطانی مذہب اور شیطانی آثار کو اختیار نہ کرو۔ اور اس امر کو یاد رکھو کہ جو شخص شیطانی طریق اور مسلک کو قبول کرتا ہے وہ لازماً بدی اور ناپسندیدہ باتوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے کیونکہ شیطان ہمیشہ بدی اور ناپسندیدہ باتوں کی ہی تحریک کیا کرتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ کامل پاکیزگی بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے حاصل نہیں ہوتی۔ پس اس کا طریق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو اور اپنے حالات کو زیادہ سے زیادہ پاکیزہ لوگوں کی طرح بناؤ۔ تاکہ وہ دیکھ کر کہ تم پاکیزہ بننے کی کوشش کر رہے ہو تم کو پاکیزہ بنا دے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان ہمیشہ انسان کے پیچھے پڑا رہتا ہے حتّٰی کہ جب انسان خدا تعالیٰ پر ایمان لے آتا ہے تب بھی وہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا ہے اور اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور کئی لوگ اس کے دھوکے میں آ کر ایمان لانے کے بعد بھی اس کی باتوں کو ماننے لگ جاتے ہیں اور مرتد اور فاسق ہو جاتے ہیں اور یہ خطرہ اس قدر عظیم ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو کوئی شخص بھی اس خطرہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ مگر اس فضل کو جذب کرنے کا طریق یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع سے فائدہ اٹھائے اور اس کے دروازہ کو کھٹکھٹائے اور اگر وہ اس کے دروازہ کو کھٹکھٹائے گا اور اس سے دعائیں کرنا اپنا معمول بنائے گا تو اللہ تعالیٰ جو علیم ہے اور اپنے بندوں کے حالات اور ان کی کمزوریوں کو خوب جانتا ہے اس کے دل میں ایسی ایمانی قوت پیدا کر دے گا جس کے نتیجہ میں وہ شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور طہارت اور پاکیزگی آ جائے گی ...... ...

غرض طہارت کاملہ جس کے بعد کوئی ارتداد اور فسق نہیں ہوتا محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حاصل ہوتی ہے جسے انسانی دعائیں اپنی طرف کھینچتی رہتی ہیں۔

پھر اس آیت میں بدی کو رد کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ایک اور لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے پہلے تو یہ بتایا تھا کہ ایک دوسرے کے متعلق بے بنیاد باتوں کا اپنی مجالس میں تذکرہ کرتے رہنا قوم کے اخلاقی معیار کو تباہ کر دیتا ہے۔ اب مومنوں کو ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتا ہے اور فرماتا ہے اے مومنو! تم شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ اس لئے کہ جو شخص شیطان کے قدموں کے پیچھے چلے گا۔ وہ بدی اور بدکاری میں مبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ شیطان فحشاء اور منکر کا حکم دیتا ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر برائی جو دنیا میں پھیلتی ہے اس کی ابتداء ایک دم نہیں ہوتی۔ شیطان کا یہ طریق نہیں کہ کوئی خطرناک بات کرنے کے لئے ابتداء میں ہی انسان کو تحریک کرے۔ کیونکہ انسان کی فطرت میں حیاء و شرم کا مادہ رکھا گیا ہے۔ اس لئے جس کام کو انسان صریح طور پر برا سمجھے اس کو فوری طور پر کرنے کے لئے وہ تیار نہیں ہوتا مثلاً شیطان اگر کسی کو سیدھا ہلاکت کی طرف لے جانا چاہے تو وہ نہیں جائے گا ہاں چکر دے کر لے جائے تو چلا جائے گا۔ پس شیطان پہلے ہی کسی بڑی بدی کی تحریک نہیں کرتا۔ بلکہ پہلے چھوٹی برائی کی جو بظاہر برائی نہ معلوم ہوتی ہو تحریک کرتا ہے۔ پھر اس سے آگے چلاتا ہے۔ پھر اس سے آگے حتّٰی کہ خطرناک برائی تک لے جاتا ہے ...... ...... ...... ..

شیطان کا یہی طریق ہے وہ پہلے اپنے پیچھے چلاتا ہے اور آہستہ آہستہ روحانیت اور شریعت کے قلعہ سے دور لے جاتا ہے اور جب انسان دور چلا جاتا ہے تو اس کو مار ڈالتا ہے۔ پس شیطان پہلے تو یہی کرے گا کہ تحریک کرے گا کہ دوسرے کی کہی ہوئی بات بیان کر دو تمہارا اس میں کیا حرج ہے لیکن جب تم ایسا کرو گے تو پھر خود تمہارے مونہہ سے ایسی بات نکلوائے گا اور جب یہ بھی کر لو گے تو پھر اس فعل کا تم سے ارتکاب کروائے گا۔ پس تم پہلے ہی اس کے پیچھے نہ چلو اور پہلے قدم پر ہی اس کی بات کو رد کر دو تاکہ تم تباہی سے محفوظ رہو۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۴)

## فضل عمر فاؤنڈیشن کی وصول شدہ رقوم فوراً مرکز میں بھجوائیں

دفتر ہذا کو معلوم ہوا ہے کہ بہت سی جماعتوں میں فضل عمر فاؤنڈیشن کی وصول شدہ رقوم مرکز میں بھجوانے کے لئے پڑی ہوئی ہے۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے امراء و صدران کرام اور سیکرٹریان مال و سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن کی خدمت میں تاکیدی گزارش ہے کہ براہ مہربانی فاؤنڈیشن کی وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا دی جائیں۔ یعنی اپنے اپنے شہروں کے کامرس بنک میں رقم جمع کروا دی جائے۔ اور انہیں ہدایت کی جاوے کہ وہ فوری طور پر یہ رقم کامرس بنک لائلپور کی شاہ عالمی برانچ میں فاؤنڈیشن کے حساب میں منتقل کر دیں جہاں کامرس بنک نہ ہو وہ جماعتیں فونڈیشن کی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو فوری طور پر بھجوا دیں۔

بنک اور خزانہ میں رقم بھجوانے کے ساتھ ہی دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے۔ کہ اس قدر رقم بنک میں جمع کرائی گئی ہے۔ یا خزانہ میں بھجوائی گئی ہے۔ امید ہے عہدیداران متعلقہ فوری توجہ فرمائیں گے؛ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

## احباب سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

حضور نے فرمایا میں نے اپنے جذبات پیش کر دیئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس مقصد کے حصول میں میرے ممد و معاون اور انصار بنیں گے۔ خدائی تصرف کے نتیجہ میں میں اپنے آپ کو مجبور پاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لئے دعائیں کروں میری نمازوں کے سجدے آپ لوگوں اور دیگر بنی نوع انسان کے لئے وقف ہوتے ہیں۔ میں اس حق کو ادا کرتا ہوں جو آپ کا مجھ پر ہے اس کے لئے میں کسی اجر کا طالب نہیں۔ میرا اجر میرے مولیٰ کے پاس ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس تعلق میں جو فرض آپ پر عائد ہوتا ہے وہ آپ پورا کریں۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ لوگ میرے مقاصد کے حصول کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ بڑی توجہ کے ساتھ اور تمام لوازم اور شرائط کی پابندی کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں گے۔

اس درد انگیز خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین جن سے مسجد کا اکثر حصہ پُر تھا شریک ہوئے۔

بعدہٗ حضور نے جملہ حاضرین کو جو کئی ہزار افراد پر مشتمل تھے باری باری شرف مصافحہ بخشا۔ مصافحوں کا سلسلہ پونے نو بجے رات سے مسلسل ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ جس سے فارغ ہونے کے بعد جملہ حاضرین نے حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی۔ نماز کے بعد یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی؛

## برما کے احباب بخیریت ہیں

برما سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں احباب جماعت بخیر و عافیت ہیں اور مزید دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷